



سے زندگی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا" یہ اخلاق ہیں۔ اگر بدعت ہب ہے فتنی کرنا اسلامی اخلاق ہیں، تو جلد پھر کس پر کیا گیا؟ ساتھ کو مار ڈالنا اور محیت میں سے گھاس کو نکل دنائی بہتر ہے۔

آئت ۸۔ "عَالَمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى عَيْبِهِ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ لرَتَضَى مِنْ رَسُولٍ" (بخاری سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جانے والا ہے اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آئت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے، اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرمائی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جانے والا ہے، اور اپنے خاص غیب پر کسی کو بقدر نہیں دناتا سوائے اپنے خاص غیربر کے۔

اس آئت میں دو چیزیں قائل لکھا ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط علی غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکہ "کل" ہاں وغیرہ خاص سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ علی میں فوراً آئے، جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بھیں اور لکھت وغیرہ کا علم

علم غیب نہیں کیوں کہ آج جا کر دیکھ کرے ہیں اور ہزارہا آدمیوں نے ہم کو خردی کر دیا میں دو شریں لئیا ہے غیب نہیں، غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دیں وغیرہ سے معلوم کر سکیں، جیسے خدا کی صفات اور خدا کے پاک کا ہوتا "دوسرا" دوسرے وہ جس کو دیں وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی حرم کا غیب ترسوں کے سوا اورون کو کبھی عطا ہو جاتا ہے، جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یَوْمَنُونَ بِالْغَيْبِ" اور دوسری حرم کا غیب یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غَيْبَه" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دو

چلے گا، جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے تادریں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے طے گا، یعنی اس آئت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے بقدر نہیں دندے اس آئت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعلق نہ خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیتلہوی اور مدد البیان)

اب جن آنکوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتے اس کے سعی ہیں کہ حقیقی لور ذاتی علم خداۓ پاک کے ساتھ خاص ہے، انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم عطائی کا، جیسے قرآن پاک میں آتا ہے "لِنَعْزَهِ لِلَّهِ جَمِيعًا" (سادی عزتی اللہ کے لئے یہ) پھر ارشد ہوں "فَلَلَهِ الْعَزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ" عزت اللہ کی ہے اور رسول کی اور مسلمانوں کی ایک جگہ ارشد ہوں "إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ" (سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں) لدھن جگہ ارشد ہوں "فَإِنَّا عَنْ حُكْمِ مَنْ لَهُ هُنَّا مِنْ أَهْلِهِمْ" (جب کسی شوہر اور بیوی میں جھزا ہو جائے تو ایک خون تو عورت کی طرف سے اور ایک موکی طرف سے بھجو۔)

اب جن آنکوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ تھی کی ہے، مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب، حضور کو کتنا علم غیب دیا یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں، لوح محفوظ میں سارے "ماکان و مایکون" کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آنکے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے، قصیدہ بہدوں میں ہے۔

وَمِنْ عِلْمِ الْوَحْيٍ وَالْقَلْمَ

ہل جس قدر روایات سے پڑے گتا ہے وہ یہ ہے کہ ازاں تاریخ قیامت زدہ زدہ لور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش دکھلے گئے، اگر کوئی پرندہ بھی پردارتا ہے تو حضور ملی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گی اس کی پوری حقیقت ہماری کتب "جاه الحق و ز من الباطل" میں دیکھو، ایک حقیقت اور جگہ مکمل سے ملے گی۔

دوسرا بات اس آئت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے بقدر میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرمادیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک دو شن فرمادیں حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نظرت الی بلاد اللہ جمععا

فرش والے تری شوکت کا علوکیا جائیں
خروں عرش پر اڑتا ہے پھر ریا تیرا

شالِ حجۃ بن الصلح من ایات القرآن



محیم الات مفتی احمد بن علی خال نبی



انٹرنشنل گوئیہ فورم

Vol. 7: 1,2

میں وہ دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرمائیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جائے۔

حضر غوث پاک فرماتے ہیں: **كَخَرَّتِلَةً عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ**
نَظَرَتِ إِلَى مِلَادِ اللَّهِ جَمِيعًا
 میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا ہے کہ چند راتی کے داتے طے ہوئے تیر
 غرض کہ حضور علیہ السلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

آیت ۸۸۔ **يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ قُمُّ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا** (پارہ ۲۹، سورہ مزمل، برکوں ۱۷)

اے پیڑوں میں لشناں والے رات میں قیام فرمادے سوائے کچھ رات کے۔
 یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت شریف ہے اس میں محبوب ﷺ
 کو اور ان کے طفیل میں ساری امت کو تجدی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت
 کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے فرمایا گیا ہے کہ اے پیڑوں میں
 لشناں والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔
 اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو زمانہ وحی کے
 ابتداء میں حضور علیہ السلام کلام الہی کی نیت سے اپنے کپڑوں میں پٹ جاتے تھے اس
 حالت میں آپ کو یہ ندادی گئی ایک قول یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ایک روز چادر شریف میں
 لپٹنے ہوئے آرام فرمائے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندادی گئی، بعض حضرات نے یہ بھی
 کہا کہ اس آیت سے مراد ہے اے نبوت کی چادر میں لپٹنے والے۔

روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ رات کو محبوب علیہ السلام چادر
 اور ہر آرام فرمائے تھے رب العالمین نے اشیاق فرمایا کہ اس وقت ہمارے محبوب ہم
 سے مناجات اور راز و نیاز کی باتیں کریں تو ندادی کر جا گیا کہ اے آرام فرمانے والے محبوب
 اس وقت ہم سے باتیں کرو، غرض کہ کوئی سی بھی توجیہ کی جائے مگر شان محبوبی اچھی طرح
 اس سے ظاہر ہو رہی ہے۔

مسنونہ: نماز تجدید شروع اسلام میں واجب تھی، اور بعض کے قول پر فرض، بعد میں
 اس کا وجوب منسوخ ہو گیا اور اس آیت سے منسوخ ہوا جو اسی سورت میں آگے مذکور ہے
فَاقْرُءُ وَا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (تفسیر خراون اعرفان و تفسیر احمدی) اب نماز تجدید سنت منوكدہ علی
 الکفا یہ ہے کہ اگر بستی میں ایک نے بھی پڑھ لی تو سب برمی ہو گئے اور اگر کسی نے نہ پڑھی،
 تو اس سنت کے تارک ہوئے۔

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمُ الْلُّوحِ وَالْقَلْمَنْ
ہال جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ ازال تاروز قیامت ذرہ ذرہ اور
نذر و نظر کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش آپ کو دکھانے گئے، اگر
کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور کو اس کا بھی مدمدے دیا گیا، اس کی پوری تحقیق ہماری
تاب جمۃ الحق و رَهْقَ الْبَاطِلِ میں دیکھوایں تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔
”دری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیر حضور علیہ السلام کے قبضہ

قرآنی بیان میں بیجہڑا کتاب - ایسا کتاب بتانے والی بہترین کتاب

شان حبیب الرحمن

من آیات القرآن

مؤلف

مفتی احمد یار خاں نجیبی عالیہ

رضوی کتابی ہدایت



اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

ذرے ذرے کے علم کا عقیدہ

ہر ہر چیز کے علم کا عقیدہ

از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ

لور قطرو قطرو کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش دکھائے گئے، اگر کوئی پرندہ بھی پر برتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس

شان حبیب الرحمن 285

اب ہب من آنچن میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے لور کوئی نسب نہیں چاہتے اس کے معنی یہیں کہ حقیقی لور والی علم خداۓ پاک کے ساتھ قیامت ہے، اکابر ہے واقعی کا لور ثبوت ہے علم مطہلی کا یہی قرآن پاک میں آتا ہے "العزہ لله جمیعہ" (سادی مزتیں اللہ کے کئے ہیں) بھر ارشاد ہے "فَلَلَهُ الْعَزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ" مزت اللہ کی ہے لور رسول کی دو مسلمانوں کی ایک جگہ ارشاد ہو ہے "اَنَّ الْحُكْمَ اِلَّا لِلَّهِ" (سواتے خدا کے کسی کا حکم نہیں) دو من جگہ ارشاد ہوا "فَابْعَثُوا وَحْکَمًا مِنْ اهْلِهِ حَكْمًا مِنْ اهْلِهِ" (اب ہب کی شہر اور یہی میں بھرا ہو جائے ایک فتح ہو مرٹ کی طرف سے مجبور) اب آنچن کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی مزت لور حقیقی حکومت و مرف نہی کی ہے مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو مزت بھی لی لور حکومت بھی۔ اسی طرح علم فیض، حضور کوئی علم فیض دیا یہ تو دینے والا رب اور دینے والے محبوب ہی جانتے ہیں، لوح خطوط میں مارے "ماکان و مایکون" کا علم ہے مکاروں خطوط ہمیت آنکے علم کے دریا کا ایک قدر ہے، قصیدہ بودہ میں ہے

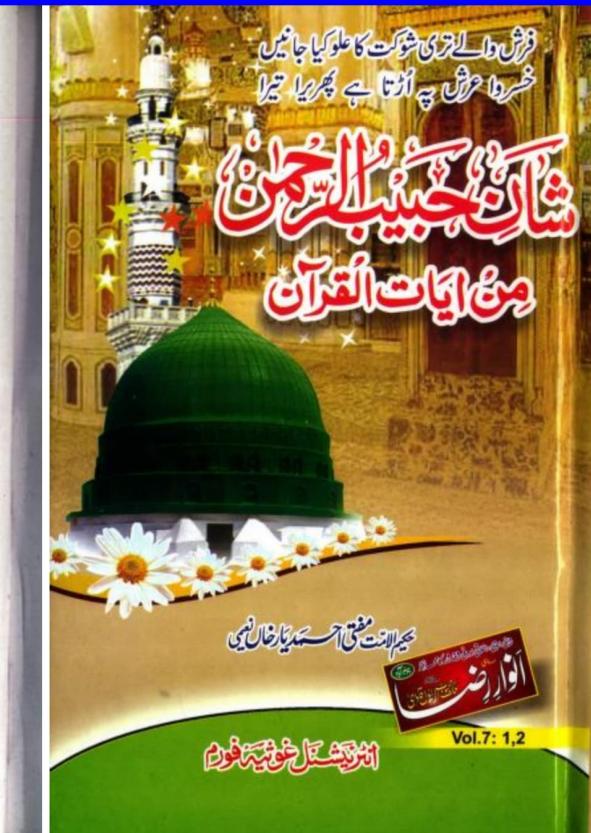
وَمِنْ عِلْمِ وِكْلَمَةِ اللَّوْحِ وَالْقَلْمَمِ

ہب من قدر بولیات سے پہلے گلاب ہے دی ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ لور قطرو کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا از عرش تا فرش دکھائے گئے، اگر کوئی پرندہ بھی پر برتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گی اس کی پوری حقیقت ہماری کتاب "پاہ انچ و زمیں الپاہل" میں دیکھو، الی حقیقت لور جگہ مکل سے طے کی۔

دوسری بات اس آئیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم فیض حضور علیہ السلام کے قبض میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر قبض فراہیں تو اس کوئی عرش سے فرش بکر دوشن فراہی حضور فرشت پاک فرستے ہیں۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

فرش دا لائزی شوکت کا علوکیا جانیں
خسرا عرش پر اوتا ہے بھر برا تیرا



الله و رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ



خدا کا علم غیر حضور علیہ السلام کے بقدر میں دے دیا گیا ہے

شان حبیب الرحمن 285

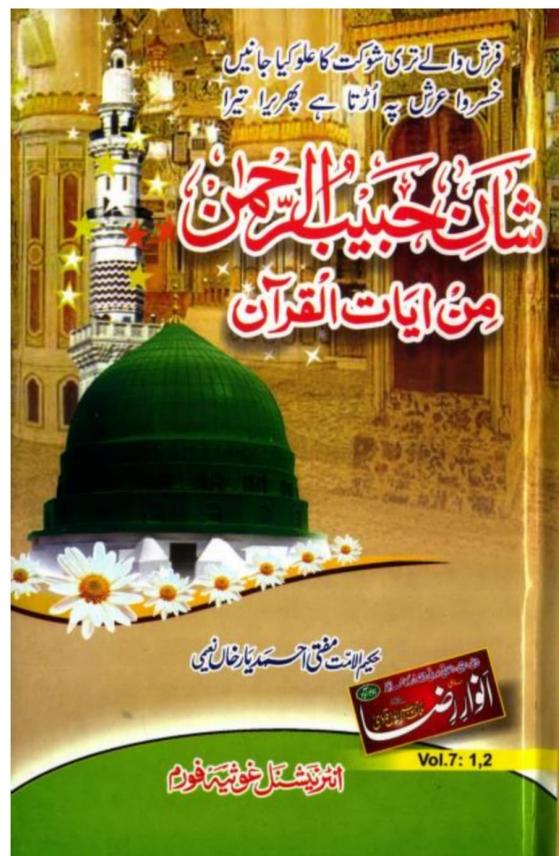
اب عن آنچل میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیر نہیں جانتے اس کے سبق یہی کہ حقیقی حکومت و ذاتی علم خدا کے ساتھ نہیں ہے، اللہ ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم طلائی کا جیسے قرآن پاک میں آتا ہے، "لَنَعْزَهُ لِلَّهِ جَمِيعُهُ" (سماں عزیزین اللہ کے لئے یہی) پھر ارشاد ہوا، "فَلَلَّهِ الْعَزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ" عزت اللہ کی ہے لور رسول کی اور مسلمانوں کی ایک جگہ ارشاد ہوا، "لَنَحْكُمُ إِلَّا اللَّهُ" (سماں عزیزے کسی کا حکم نہیں) دوسری جگہ ارشاد ہوا، "فَابْعَثْنَا وَحْكَمَّا مِنْ لَهْلَهٖ" (اب کی شوہر اور بیوی میں بھیزا ہو جائے تو ایک فتح و مورت کی طرف سے لور ایک موی مرف سے بھیجا ہو) اب عن آنچل کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی حکومت و ذاتی علم خدا کے لئے کوئی ملکی طرف نہیں کی ہے، مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو فرمان میں ملی اور حکومت میں، ای طرح علم غیر، حضور کو کتنا علم غیر دیا یہ تو دینے والا رب اور نیئے والے محبوب ہی جانتے ہیں، لوح حکومت میں مارے "ماکان و مایکون" کا علم ہے، کروح حکومت میرے آنکے علم کے دریا کا ایک قدر ہے، "قصیدہ بردہ میں ہے،

وَمِنْ عِلْمِنَا كُلُّ الْمُوْلُوْحُ وَالْقَلْمَ

ہل جس قدر بدلیات سے پہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ ازانل تاریخ قیامت زور زدہ لور قدر کا علم حضور علیہ السلام کو دیا گیا، از عرش تاریخ رحلائے گئے، اگر کوئی پرندہ بھی پر مرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ہمی علم دے دیا گی اس کی پوری حقیقت ہماری کتب "بہادران و زمین بیاض" میں دیکھو، لیکن حقیقت اور جگہ محل سے طے گی۔

دوسری بات اس آئت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیر حضور علیہ السلام کے بقدر میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر قبضہ فراہدی تو اس کو کمی عرض سے فرش نکل دوں فراہدی حضور غوث پاک فریاتے ہیں۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا



جب کسی شہر اور بیوی کی ہر جگہ اپنے بھروسے تاکہ پیغام تو فرمت کی طرف سے اور ایک سوکھی طرف سے بھروسے۔
اب ان آئتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف انہوں کی ہے جو گندم
کے رینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح ظلم غیب حضور کو کتنا علم غیب دیا یہ
تو دینے والا رب اور دینے والے محبوب ہی جانتے ہیں کوئی بخوبی میرے سامنے نہ آ کاں کہ مانیں کوئی علم
بے گرانی بخوبی میرے آتا کے علم کے دیا کا ایک قہوہ ہے قصیدہ بردہ ہیں ہے۔
وَمِنْ عَذَابِكُمْ حَذَّرَ اللَّهُ عَزَّ ذَلِكُمْ

یہ جس تدریس دیا ہے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ اذان تاریخیات نہ فہمہ اور قطہ و قطوا کا
علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تاریخ آپ کو دکھلتے گئے، الگوں پر نہ ملی پر ملتا ہے تو
حضر کو اس کا بھی علم فہمے دیا گیا۔ اسکی پوری حقیقت جلدی کتاب جما الحج و زہر الباطل میں دیکھو یہ حقیقت
اور بجد مشکل سے طے گی۔

دوسری بات اس آیت سے ہے مسلم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبصہ دے دیا گیا
بے کوئی پوچھ جو فرمادیں تو اس کو بھی عرش سے فرض کر دشمنوں کو جھوٹ پا کر خلیل ہو۔
ذَلِكَ الَّذِي نَذَرَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝ لَكُمْ دَلْيَةٌ عَلَىٰ حُكْمِ الْأَنْسَابِ
میں نے انسکے سامنے شہر دل کو ایسا دیکھا ہے چند راتی کے دل نے طے ہوئے ہی غرض کے
حضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت غلیظ ہے۔

آیت ۸۸۔ یَا أَيُّهَا الْمُذْمُنُ ۝ قُوَّاتُ اللَّهِ أَكْثَرُهُمْ لَرَبِّهِمْ ۝ سَمْرَلِ رَبِّکُمْ ۝ اے
پکڑوں ہمہ پہنچے دالے ماتی میں قیام فراز مرکے کچھ رائے کے۔

یہ آیت کہ یہ بھی حضور اور علیہ السلام کی نعمت شریف ہے اس میں محبوب علیہ السلام کا امان
کے طفیل میں مددی است کو توجہ کی ہے اور قرآن کریم کی تحریک کے ساتھ تکاریت کے کام کو باجاہت ہے
مگر یہ خطاب بہت پر طفیل ہے فرمایا گیا ہے کہ پکڑوں میں پہنچے دالے محبوب علیہ السلام جس سے
معلوم ہو کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پایا ہے۔

اس آیت کو یہی کی شان زدہ بھی منشیوں کے چند قول ہیں۔ لیکن تو زمانہ وہی کے ابتداء ہیں حضور
علیہ السلام کلام اپنی کی ہر ہیت سے پہنچ پکڑوں میں پہنچ جلتے تھے اس حالات میں آپ کو یہ مددی

فرش والے تری شوگر کا علوکیا جائیں
خسرو عرش پر اڑتا ہے پھر ریا تیرا

شَاهِ حَبِيبِ الْحَرَمَةِ مِنْ آيَاتِ الْقُرْآنِ

عجمی الانت مفتی احمد بن عاصی نبی

ضرب ضرار

انٹریشنل غوشہ ہفتم



Vol. 7: 1, 2

جب کسی شہر اور بیوی ہر جگہ اپنے بھروسے تاکہ پہنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک سوکھ طرف سے بھی۔
اب ان آنون کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عورت اور حقیقی حکومت تو مرف افسوس کی ہے بلکہ خدا
کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح ظلم غیب حضرت کوکا ہلمن غیب دیا ہے
تو دینے والا رب اور دینے والے محبوب ہی جانتے ہیں کوچ مخدوٹیں سامنے مانگان ہے مانیں گے مانیں گے کام
بے مگر بھی مخدوٹ میرے آتکے علم کے دیا کا ایک قحطو ہے قصیدہ بردہ ہیں ہے۔
وَمِنْ عَدْمِ عِلْمٍ عَذَابٌ لِّلَّذِينَ لَا يَشْفَعُونَ

یہ جس تدریس دیا ہے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ اذان تاریخیات نہ فہمہ اور قطہ قطوفہ کا
علم حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تاریث آپ کو دکھلتے گئے، آگ کی نار نہ بھی پہنچاتے ہے فہ
حضرت کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری حقیقت جلدی کتاب جامی الحق و زہن الباطل میں دیکھو جیسیں
اور جگہ مشکل سے مٹا۔

دوسری بات اس آیت سے معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضرت علیہ السلام کے قبصہ دے دیا گیا
بے کلگری پرچہ فرمادیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک رہن ہو جادے جس نو عرش پا کر ڈالتے ہو۔
نَفَرَتُ إِلَيْيَ بَلَادِ اللَّهِ جَمِيعًا كَنْزٌ لَّهُ عَلَى حُكْمِ اِتْصَالِ
میں نے اشکے سامنے شہر دل کو ایسا ریکھا ہے چند رات کے دلے نہ ہوئے وہ غرض کے
حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت پڑھی ہے۔

آیت ۸۸۔ يَا أَيُّهَا الْمُمْلِكُونَ قُوَّاتُ الْأَغْلِبَةِ رَبَّهُمْ سَبَبَ زَلْزَلَ رَبَّهُمْ
پکڑوں ہم پہنچے والے ماتیں قیام فرما دے کے کھدا سکے۔

یہ آیت کریمی حضرت اور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت شریف ہے اس میں بھروسہ علیہ السلام کا امان
کے خفیل ہیں مددی اسٹ کو توجہ کی تلاذد قرآن کریم کی تقریل کے ساتھ تکاریت کے حکم دیا جاتا ہے
مگر خطاب بیت پر نظر ہے فرمایا ہے کہ پکڑوں ہیں پہنچے والے بھروسہ علیہ السلام جس سے
معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر اڑاپیاری ہے۔

اس آیت کریمی کی شان زندگی مشربیوں کے چند قول ہیں۔ لیکن تو زانہ روی کے ابتداء ہیں حضرت
علیہ السلام کلام النبی کی ہمیت سے پہنچے پکڑوں ہیں پہنچے جاتے تھے اس حالت میں آپ کو نہادی

فرش والے اتری شوکت کا علو کیا جائیں
خسرو عرش پر اڑتا ہے پھر ریا تیرا

شَاهِيْ جَيْبِ الْرَّحْمَنِ

مِنْ آيَاتِ الْقُرْآنِ



حَمْرَانِتْ حَسَنَيَارِخَانِ نَمِي

ضَرَبَ ضَرَاد



انٹرنشنل غوشۂ فورم

Vol. 7: 1,2

کعب کے بدر المی تم پر کروں درود
 کب کے بده المی تم پر کروں درود
 طیہ کے طیہ تم پر کروں درود
 شفیع روز جزا تم پر کروں درود
 دفع جملہ بلا تم پر کروں درود
 جان دل اصنیاہ تم پر کروں درود
 آپ دل انہیاہ تم پر کروں درود
 لائیں تو یہ دھرا دھرا جس کو ملا
 کوئیک مرش دلی تم پر کروں درود
 اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو بھلا
 جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروں درود
 ٹوڑ پر جو شع تھا چاند تھا سالمیر کا
 نیم قاریں ہوا تم پر کروں درود
 دل کر دھندا مرا دو کف پا چاند سا
 جند پر رکھ دو ذرا تم پر کروں درود

دینی خوشی

۱۲۲۵

(حصہ اول)

مصنف

اعلیٰ رضت اما احمد رضا ذان بریلی

اکبر بیک شاہ

نمبر ۷۳۵۲۰۲۲

بہ نہادیں میتھے کوہ چڑھی۔

مکتبہ ایجاد اسلامی

لارسل آندر یکم فرم ملک و ملکه هنر **لارسل آندر** | ملک و ملکه هنر چشم چشم

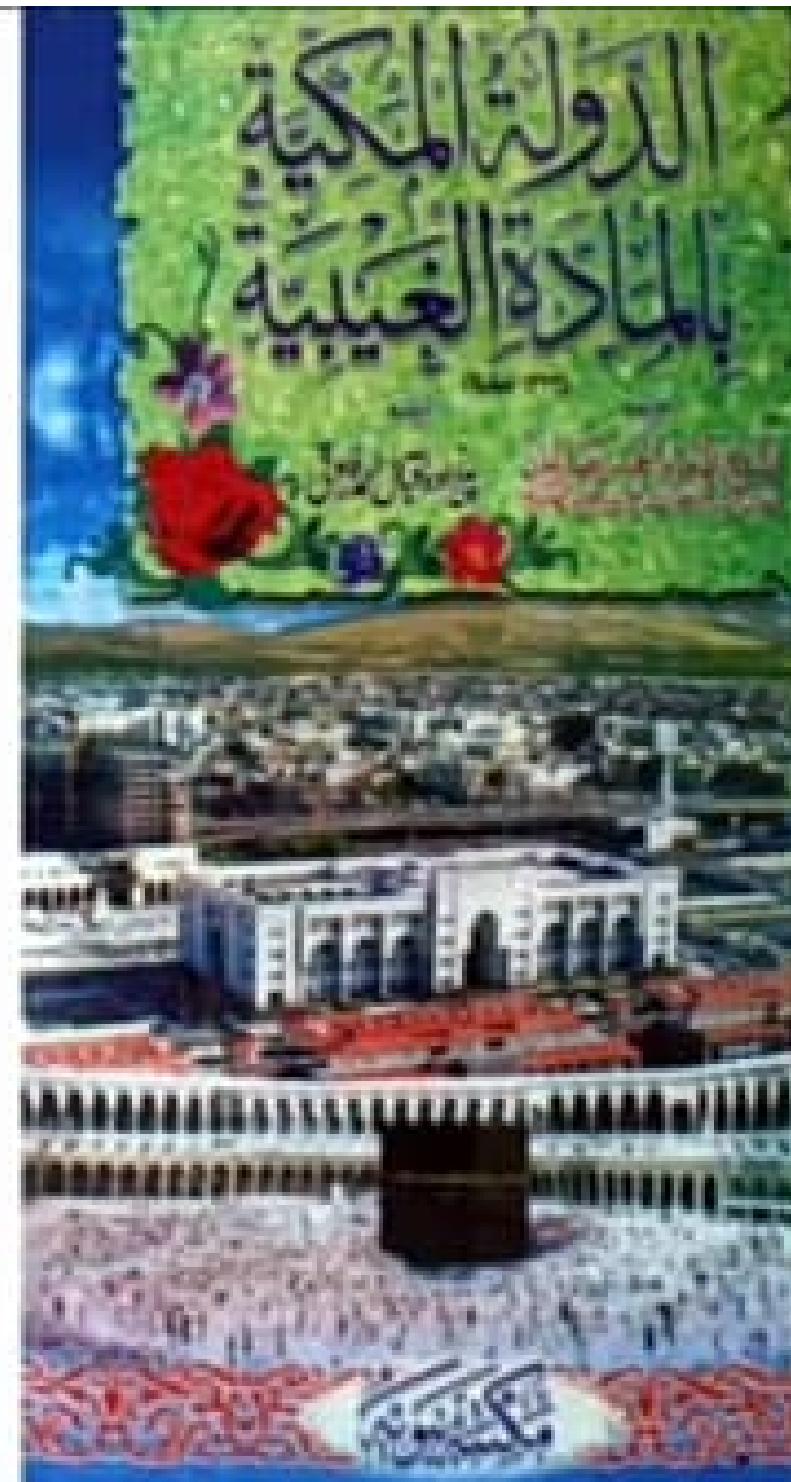
الحمد لله رب العالمين

جَاءَ لِحَقِّ وَرَدْقِ الْبَاطِلِ
فِي صَلَةِ مَسَانِ

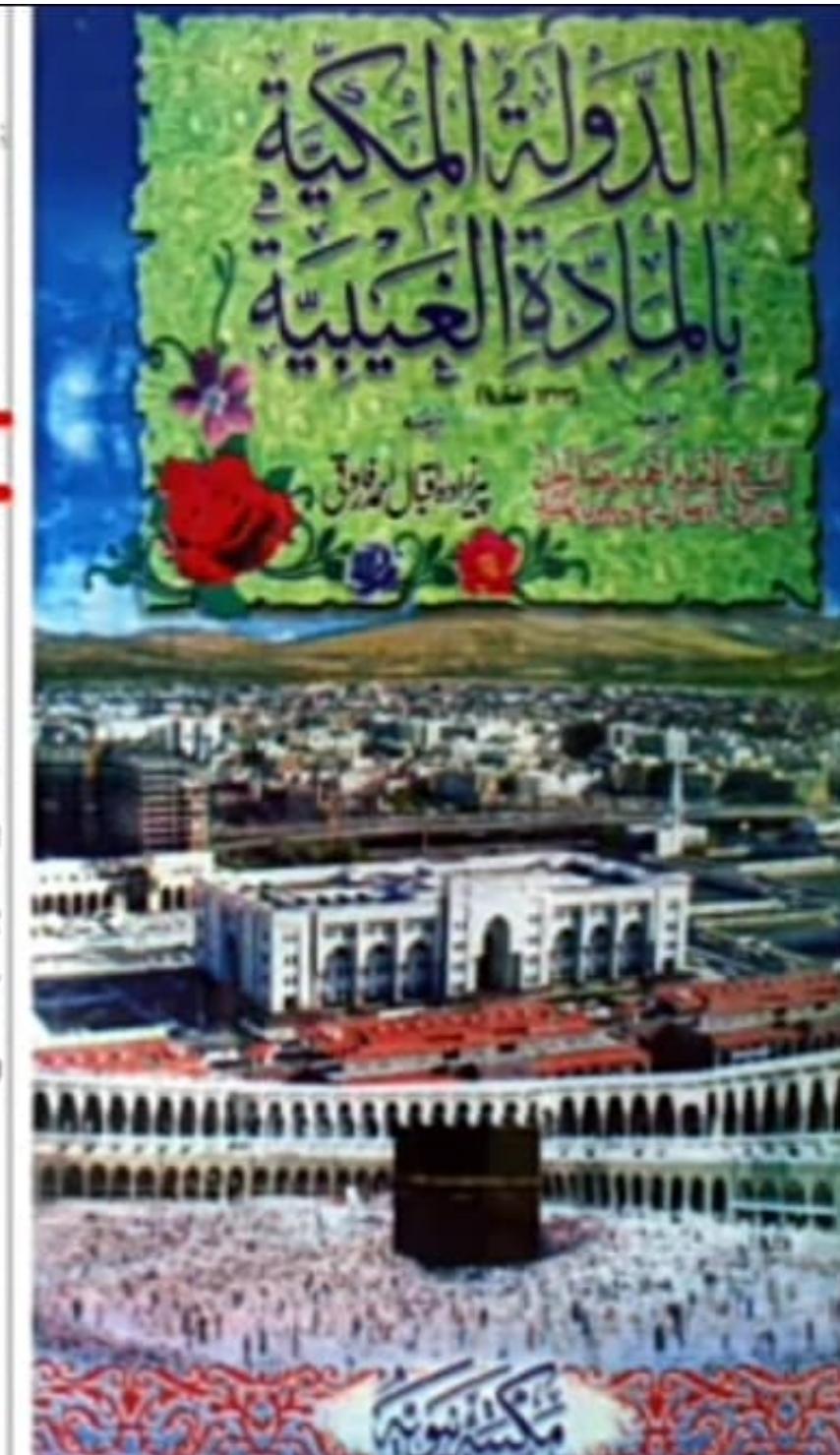
انشات جدید و شیر غدیہ کے ساتھ
جس میں درجہ نہ لذ کے مامنفات فیصال کا بنا ہے تھا قائد اعلیٰ فیصلہ کیا گیا ہے
حربت مکبرہ سرتیہ مولانہ نعمتی الہبی احمد آرٹان صاحب بھائی بیرونی مدد
سرورستہ خواجہ گورنر بھارت بھارت

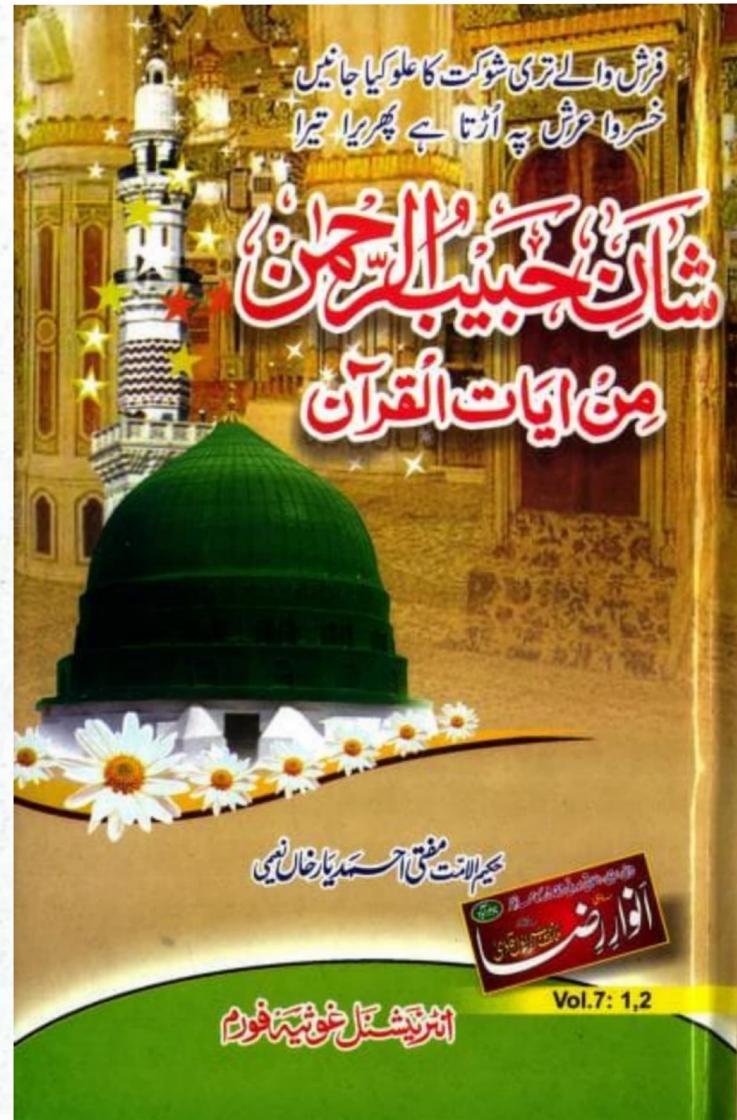
بلاذر
مکتب سلطنتی سان
مفتی احمد خان لک نعیمی کتب خانہ میراث
ناشر

مکمل اعلیٰ در میں ہے اسی کو دل میں پہنچا
کوئی کوئی نہ سمجھے اسی کو دل میں پہنچا
کوئی کوئی نہ سمجھے اسی کو دل میں پہنچا



ثراء کت نہیں پائی جاتی۔ ہم نے لاکن تجویز سے ہات کر دیا ہے کہ مطہرات (بیکا) کا حصہ
حلاجی ہائل ہے ثرما بگی ہائل۔ ہائل جب آئے تو ان کے ہی وہیں کی کیا ہیں چون
ہیں انہیں خصہ، میکرو کے طور فیبی کا لار آن و اس اور بٹکی رائٹنی میں مطاوی کرتے ہیں اور
اس تمام ہی تکمیل ہیں کہ خصہ، میکرو کو وہ زوال سے وہ آفرینش کے قام اگر شد اور آنکھ
و انتہات کا مم ہے تو اگ ان پر کفر کرہڑک کے قاتی صادر کرنے تھے ہیں اور الام گھائے
ہیں کہ انہوں نے طور اگی اور طور اگی کو ہمارے قراردے دیا ہے۔ یہ قسط کرنے والے نہایت
عیلیٰ اور مقدار دینیں اگ ہیں۔ یہ خود کفر کرہڑک کے اڑھوں میں گرتے ہاتے ہیں۔ ان لوگوں
نے مدد اور مدد و مطہر کو اٹھ تعالیٰ کے فیر مدد اور مدد اتنا ہی طور کا ہمپہر قرار دے دیا۔ یہ کفر
کی نہایت دینے ہیں کہ اٹھ اور مطہر کا طور ہم ہی ہے (استفرار)۔ اگر ان کے ہیں طور اگی
اتنا ہی اتنا ہی اس صورت سے زیادہ اتنا تو، خصہ، میکرو کے طور جو مدد اور مطہر ہیں کس طرح
کہ اتنا ہی اس طور پر دینے ہیں کہ اٹھ کے طور اتنا ہی سے ڈالنے کرتے ہیں اور اس سے ہمچن تھے۔
اٹھ تعالیٰ اپنے لوگوں کا فرضی کرے اور ان کے لئے تو ہم سے بھی مخواہ رکھے۔





الله تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

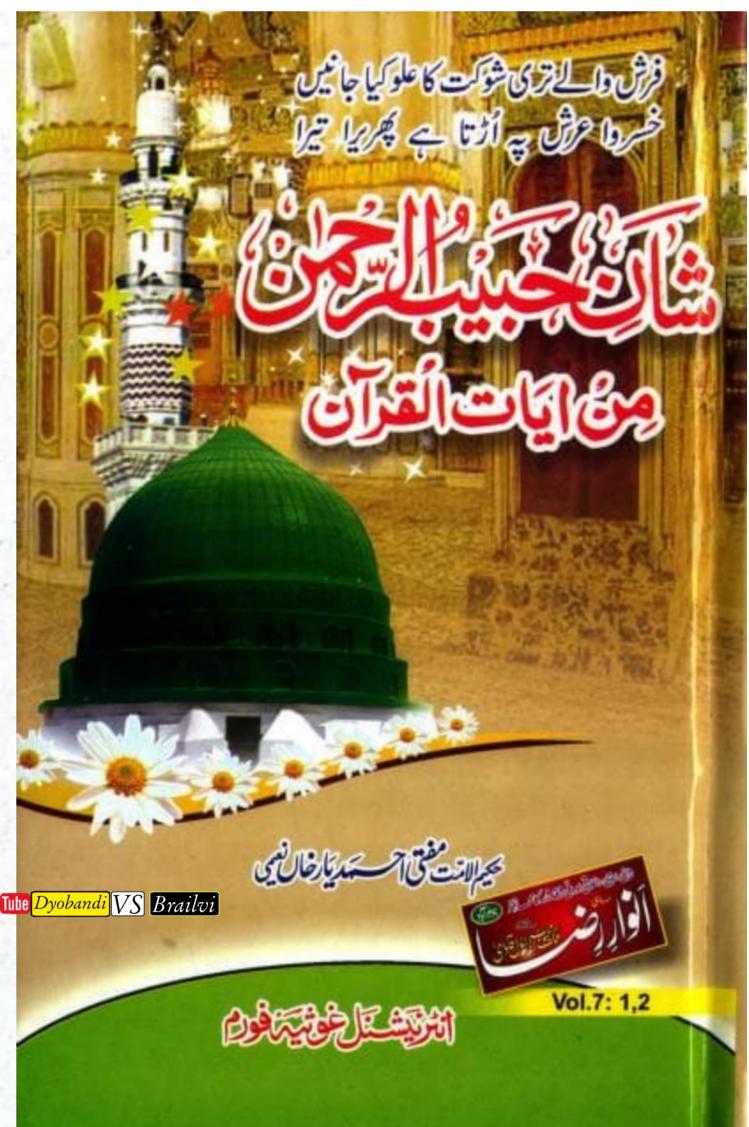
شان حبیب الرحمن 284

سے زندگی کرنا اور مسلموں سے دعمنی کرنا یہ اخلاق ہیں۔ اگر بدعت ہب ہر ہمنی کرنا اسلامی اخلاق ہیں، تو جلد پھر کس پر کیا گیا۔ ملک کو مار ڈالنا اور محیت میں سے گھاس کو نکل دنایی بہتر ہے۔

آیت ۸۷۔ "عَالَمُ الْغَيْبِ فَلَيَظْهَرْ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ لِرَفْضِنِي مِنْ رَسُولِي" (آلہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲۰) غیب کا جاننے والا ہے، اپنے غیب پر کسی کو مسلم نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آئت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعمت پاک ہے، اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرمادی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے، اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں کرتا سوائے اپنے خاص سخنبر کے۔

اس آئت میں دو چیزیں قائل لفاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلیمان غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکہ مکان، نیاں، وغیرہ خواص سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ علی میں فوراً آ کے، مجھے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بھی اور مکلت وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیوں کہ آج چاکر دیکھ سکتے ہیں اور ہزار ہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو شریزیں ملدا یہ غیب نہیں، غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دیں وغیرہ سے معلوم کر سکیں، مجھے خدا کی مخلات اور خدا کے پاک کا ہوتا "دو سرے دو جس کو دیں وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی حرم کا غیب تو رسولوں کے سوا اورون کو بھی عطا ہو جاتا ہے، مجھے قرآن میں فرمایا۔ "يَوْمَنُونَ بِالْغَيْبِ" اور دوسری حرم کا غیب یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غَيْبِيَّ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دو جائے کا ہے جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے تادریں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے لے لے گا، یہ ہی اس آئت میں مراہ ہے کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں رہتے۔ اس آئت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب قتل نے خاص اپنا غیب مطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیتلہوی اور مدرج (بیان))



سے ترقی کرنا اور مسلموں سے دشمنی کرنا یہ اخلاق ہیں۔ اگر جذبہ ہر دشمن کو انسانی اخلاق ہیں تو جلد میر کس پر کیا گیا؟ سب کو مارنا اور کمیت میں سے گھاس کو نکل دنائی بہتر ہے۔

آیت ۷۸۔ "عَالَمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ لَرَتَضَى مِنْ رَسُولِهِ" (پارہ ۲۹ سورہ جن رکع ۲) غیب کا جانتے والا ہے اپنے غیب پر کسی کو مسلم نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آئت کرہ بھی حضور ملیہ السلام کی نعمت پاک ہے اور حضور ملیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرمائی ہے اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پورہ مگر عالم غیب کا جانتے والا ہے اور اپنے خاص غیب پر کسی کو بندھ نہیں سوائے اپنے خاص غیر کے۔

اس آئت میں دو چیزیں تکلیف لائیں ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تکلیف اس کو کہتے ہیں ہو آئکہ ملک نہاک و فیروہ خواں سے نہ معلوم ہو سکے اور دوسری چیز فوراً آئکے ہیے جنت و داروغہ و فیروہ اب ہمارے لئے بھیتی اور لگن و فیروہ کا علم ملم غیب نہیں کیجیں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزار ہا آریں نے ہم کو خبر دی کہ "دیگر نہیں دو شریجن لٹایے غیب نہیں" غیب لا طمع کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل و فیروہ سے معلوم کر سکیں جیسے خدا کی صفات اور خواستہ پاک کا ہوا دوسرے وہ جس کو دلیل و فیروہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی حرم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے جیسے قرآن میں فرمایا۔ "بِلَا مُنْتَنِ بِالْغَيْبِ" اور دوسری حرم کا غیب یہ ہوا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غَيْبِهِ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے کا ہی جس کو رسول ملیہ السلام اپنے گرم سے ٹاریں اس کو حضور ملیہ السلام کے ادرایہ سے ملے گا۔ یہ یعنی اس آئت میں مراہو ہے کہ پورہ مگر عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے بندھ میں نہیں رہتے اس آئت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ملیہ السلام کو رب تعلیم نے خاص اپنا غیب مٹا فرمایا۔ (تغیر کبیر اور تغیر بیتلہوی اور سچ الجیان)

فرش والے تری شوکت کا علوکیا جائیں
خروش پر اڑتا ہے پھر میا تیرا

شالِ حجۃ بن الصلح من ایات القرآن

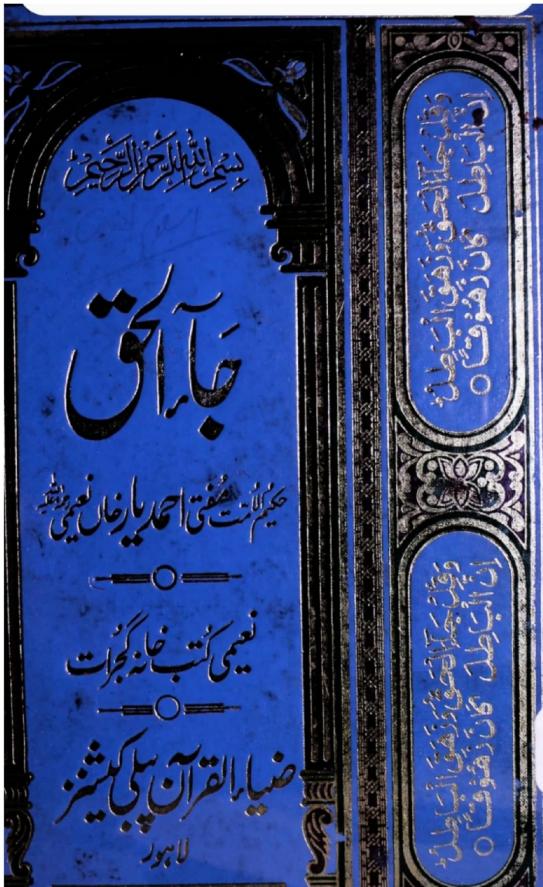


محیم الاتت مفتی احمد بن علی خال نعیی



انٹرنشنل ٹوویزیون فورم

Vol. 7: 1,2



جن آیات میں لفظی ہے ان کا بھی عطاً علم کا عقیدہ (براہری کا عقیدہ)

لَقَبِيرُ الْمَوْجِ جَلِيلٌ مِّنْ إِسْمِ آيَتِكَ الْمُخْتَتَرَةِ -
 مُعَنَّاً لِّأَعْلَمِ الْعِيْنِيْتِ بِلَادِيْلِ إِلَّا اللَّهُ أَدْ
 يَلَاعِلِيْمُ أَدْجُحِيْعِيْنِ -
 اس ایت کے معنے یہ میں کبغیر دلیل یا بغیر تباہ
 یا سارے غنیب خدا کے سکریں نہیں جانتا -
 غنیب سرستہ رکو کوئی دلیل نہیں اور اسکے مغلوق
 لفظ اسکے سارے آنے والے مغلوق مسلمانوں کے لئے

ملک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں حمل عطاً یہ عویض ہی نہیں کہا جاتا۔ عیوب حرف ذاتی کوئی نہیں۔ اب کوئی شکال ہی نہیں ہے۔ جن کیات میں عیوب کی نفی ہے وہ ذاتی کی ہے، اس کیتے کچھ اگے ہے۔ مکین عائیں فی الْأَعْصَمِ كَذَرْفِ التَّمَاعَ كَلْمَفِ كَلْبِ فِي كَلْبِ مَيْمَنْ جس سے معلوم ہوا کہ سر لوح محفوظات آن من محفوظ ہے۔

فَتَارِيْ اَمَرْ نُوْرِيْ مَا مَمْعَنِيْ قَوْلِ اللَّهِ لَا يَعْلَمُ
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَأَشْكَانَهُ ذَلِكَ مَمْ أَنَّهُ
قَدْ عَلِمَ مَا فِي عَدَى وَأَجْهَابَ مَعَاهَدِ الْيَعْلَمِ
ذَلِكَ اِسْتِقْلَالُهُ لَا وَآمَّا الْمَعْنَى اَنَّ الْكَرَامَةَ
خَصَّصَتْ بِاَغْلَامِ اللَّهِ كَانَ اِسْتِقْلَالُهُ
اَمَامَ اِنْ حَمْرَى مَدْحُوَيَ مِنْ فَرَاتَهُ مِنْ -

مَذَكُورَاهُ فِي الْآيَتِ حَوْرَجِهِ التَّوْهِي
فِي تَنَاهِاهُ تَنَاهَلَ لَا يَعْدُ ذَلِكَ إِسْتِهْلَكًا
وَعَلَمَ الْحَاطِهَةَ بِكُلِّ الْمُعْلَمَاتِ -

یکلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی خدا کے ساروں نہیں جانتا کیونکہ انہی سے واسطہ علم کی ہے لیکن ارشد کی تعلیم سے حاصل نہ شایستہ ہے۔

اگر اس آئیت کے مطلب شما نے چاروں نو مخالفین کے بھی خلافت ہے کیونکہ وہ بھی بھی یعنی غیر مسلم کا علم

تفسیر المودج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبُ بِلَا دَلِيلٍ إِلَّا اللَّهُ أَوْ
يَا سَارَ عَيْبَ خَدَّا كَمْ سَا كُوئِيْ نَهِيْنَ جَاتَا۔
لِلَّهِ تَعْلِيمٌ أُوْجَمِيْعَ الْعَيْبِ۔
تفسیر مارک یہ ہی آیت دالْعَيْبِ مَا لَمْ
يَقُمْ عَلَيْهِ دَلِيلٌ وَلَا أُطْلَعَ عَلَيْهِ عَنْوَقٌ
کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطا کی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا
غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی
کی ہے، اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ مَا مَنْ غَابَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ إِلَّا فِي كِتْبٍ مَيْنَ
سیں سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فَتَوْلِي اِمَامُ نُوْرِي مَا مَعْنَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَغَيْرُهُ كَمْ يَعْلَمُ
آیت لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَغَيْرُهُ كَمْ يَعْلَمُ
مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَأَشْبَاهُهُ دَلِيلٌ مَعَ أَنَّهُ
مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَأَشْبَاهُهُ دَلِيلٌ مَعَ أَنَّهُ
قَدْ عَلِمَ مَا فِي غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ
ذَلِكَ إِسْتَقْلَالًا وَأَمَّا الْمُعْنَى فَكَمْ أَمَا
فَحَصَّلَتْ يَا عَلَمِ اللَّهِ كَإِسْتَقْلَالًا۔

امام ابن حجر عسکری فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَكَرْنَا هُنَّا فِي الْآيَاتِ صَوَّرْنَا هُنَّا التَّوْدِيْ
فِي فَتَأْدَاهُ فَقَالَ لَا يَعْلَمُ ذَلِكَ إِسْتَقْلَالًا
وَعِلْمُهُ إِحْاطَةٌ بِكُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ۔
شرح شفاعة خفاجی میں ہے هذہ الائیات فِي
الْآيَاتِ الدَّالِلَاتِ عَلَى أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ
إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ التَّقْرِيْبَ عِلْمًا مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ أَمَّا
إِطْلَاعُهُ عَلَيْهِ يَا عَلَمَ اللَّهِ فَأَمْرٌ مُتَّقِّدٌ۔

اگر اس آیت کے مطلب نہ اسے جادیں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبیوں کا علم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جَاهَاتٍ

حِكْمَةُ الْمُتَضَغِّتِ اَحْمَدُ بَيْرَاعَانُ نَعِيمِي مُشْتَهِي

نَعِيمِي كُتْبَ خَانَةُ كُجُورَاتٍ

ضَيْرَارِ اَفْرَانِ پَلْكِي شِيشِزٍ

لاپور

وَقِيلَتْ بِالْمُنْجَلِ طَانَ رَهْوَنْدَهُ زَهْرَهُ اَنْجَلَهُ

وَقِيلَتْ بِالْمُنْجَلِ طَانَ رَهْوَنْدَهُ زَهْرَهُ اَنْجَلَهُ

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے علم میں برابری کا عقیدہ

126

عظیم سلطان

”اسے نبی اللہ نے تم کو سکھا یا جو تم زبان نہ تھے اور اللہ کا فضل تم پر پڑا ہے“
یہاں نامعلوم ہاتوں کا علم عطا فرمائے کو ائمۃ عز و جل نے اپنے صیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مکالج میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے ”وَإِنَّمَا لَدُوْلِيْمَ لَمَعَمَلَتَهُ“
”بِشَكْلِ عِقْوَبٍ“ ہمارے کھاتے سے علم والا ہے ” اور فرماتا ہے وَبَشَرَوْهُ يَعْلَمُ
”عَلَيْهِمْ“ لامکر نے اب یہ علم علیہ الصلوٰۃ والسلیٰم کو ایک علم والے لڑکے ساختی علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی بشارت دی ” اور فرماتا ہے وَعَلَيْهِمْ مِنْ لَدُنِنَا عِلْمًا“ ہم نے خصوصی پسند
پاس سطیک علم سکھایا ” وَغَيْرَا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام و ائمۃ عز و جل میں گئی۔ اب زید کی جگہ ائمۃ عز و جل کا نام پاک بیجھا اور علم غیب کی جگہ مطلق علم،
جس کا ہر جو پاکے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھ کر کہ اس بد گوئے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
سلکی نظر کیس طرح کلام ائمۃ عز و جل کا کار در کر رہی ہے لیکن یہ بگوئے مقابل کھڑا جو کہ رہا
ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگران بنا علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی ذات مقدمة
پر علم کا مطلق کیا جاتا اگر بیوں خدا میسح ہو تو زور یافت طب یا امر ہے کہ اس علم سے مار دی بعض
علم ہے یا کل علم اگر بعض علم مراد ہیں تو اس میں حصہ اور دیگران بنا کی کیا شخصیں ہے ایسا
علم تو زید و علرو بکار ہر سبی و مجنون بلکہ جیسے جیسے حیوانات و بیانکے لئے بھی حاصل ہے کیوں کہ ہر شخص
کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو جو بنتے کہ سب کو حاصل کہا جاتے ہے بھرگر خدا اس کا التزام
کر سے کہاں میں سب کو حاصل کروں گا تو پھر علم کو بینکر کمالات بخوبی شناکریوں کیا جاتا ہے جس
امیں مرن بکار انسان کی بھی خصوصیت مہروہ کمالات نبوت کے کب ہو سکتا ہے اور اگر
التزام نہ کیا جاتے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علم مراد ہیں۔
اس طرح کہ اس کی ایک ذریعی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان میں نظری و عقلی سے ثابت ہے
انتہا۔

پس ثابت ہو کر خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں مسلمانوں کیا
کہ اس بد گوئے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل جلال
لئے بیکار ہے سب سوہ رہتے۔ علیہ پیارے ۱۹ صفحہ المکاتیبات۔ علیہ پیارے ۲۰ صفحہ المکاتیبات۔
علیہ پیارے ۲۱ صفحہ المکاتیبات۔

113

عَظِيمٌ سلطان

حضرت عالم محبوب الطیبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان کھنا چاہیے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں
تمہید ایمان

علی حضرات اہل سنت علیہما السلام احمد صابر مولیٰ
قدس سرہ العزیز

عہد

عظیم ماد عالم

”اسے نبی ! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نے جانتے تھا اور اللہ کا فضل تم پر ٹوہر ہے“
 یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمائے کو اللہ عز و جل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مذاج میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لَمَا عَلِمْتَهُ
 ”بیشک لیعقوب ہمارے سکھتے سے علم والا ہے“ اور فرماتا ہے وَبَشَرُهُ بِغَلَبٍ
 عَلَيْهِمْ هُ عَلَمَكُتَّبَ اجْزِيَمْ عَلَيْهِ الْصَّلَاةُ وَالسَّلِيمُ کو ایک علم والے رہ کے سخن علیہ الصلوٰۃ وَالسَّلَام
 کی اشارت دی ” اور فرماتا ہے وَعَلِمْتَهُ مِنْ لَذْنَا عِلْمَهَا“ ہم نے خپڑ کو اپنے
 پاس سٹائیک علم سکھایا ” دیگر یا آیات ، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیم الصلوٰۃ
 وَالسَّلَامِ فَالشَّاءِ میں گئی۔ اب زید کی چکدا اللہ عز و جل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم ،
 جس کا ہر چوپ پائے کو ملنا اور کبھی ظاہر ہے اور دیکھتے کہ اس بدگوئے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
 سلم کی تقریکیں طرح کلام اللہ عز و جل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگوئے کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ دے ہا
 ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیم الصلوٰۃ وَالسَّلَامِ) کی ذات مقدسه
 پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر لیقوں خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض
 علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حصوں اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا
 علم تو زید و عمر و بلکہ ہر بھی وہ جوں بلکہ جمیع حیوانات وہاں کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص
 کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چلپتے کہ سب کو عالم کہا جائے ، پھر اگر خدا اس کا التزام
 کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو تنبیہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس
 امر میں مومن بلکہ انسان کی کبھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر
 التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجد فرق بیان کرنا لازم ہے ، اور اگر تمام علوم مراد ہیں ۔
 اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل قلی و عقلی سے ثابت ہے
 انتہے ۔

لپس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں مسلمانوں کیا
 کہ اس بدگوئے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل و علا
 شہ میکد ع ۲ سورہ یوسف۔ شہ پت ع ۱۹ سورہ النبیلیات۔ شہ پت ع ۲۰ سورہ الکافر۔
 علہ بیت ع ۱۱ سورہ انس۔

حُسْنُ عَالَمِ مُحُوبُ الرَّاغِبِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَرَ
مِنْ كِيَا اِيمَانٍ كَهْنَاهَا چَاهِيَّةٌ قُرْآنٌ وَحَدِيثٌ كَرَشْنَى مِنْ

تمہید ایمان

علیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد ضایر میونی
قدس سرہ العزیز

علماء دیوبند کا یہ دعویٰ نیا نہیں بلکہ احمد رضا خان کے زمانے کا ہے

بریلوی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو برابر مانتے ہیں

حصہ اول

۳۳

المقروظ

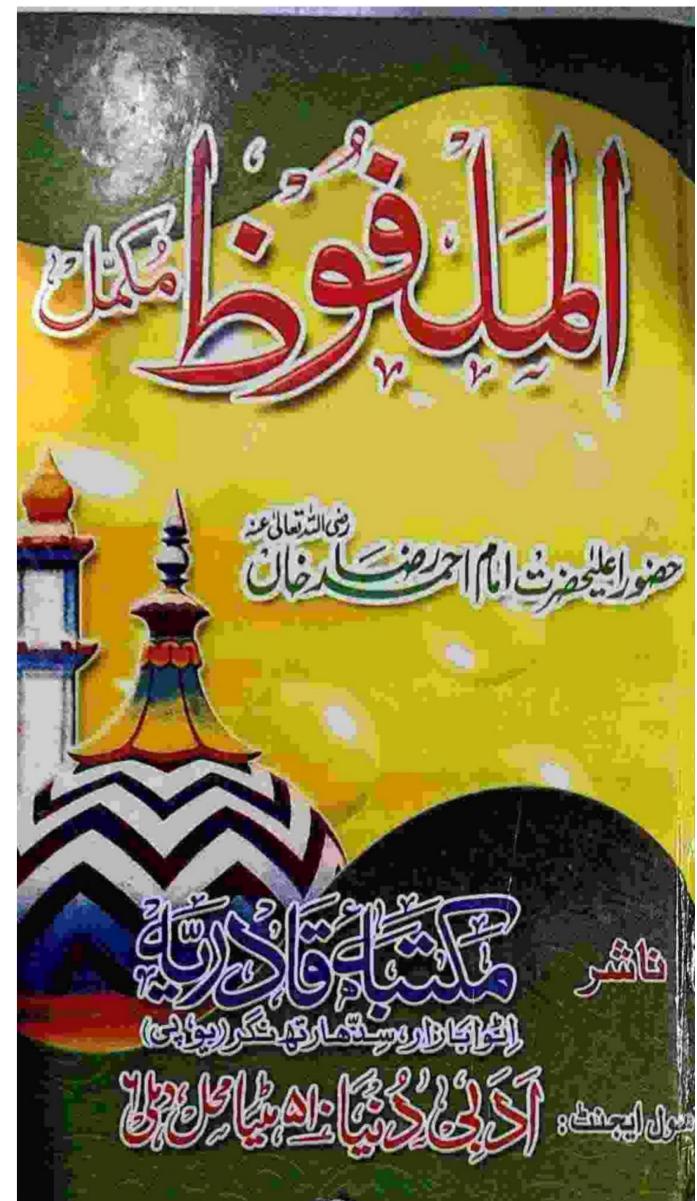
عرض:۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔
ارشاد:۔ حضور کا علم ذات دو ہیں۔ کتب ساقید میں احمد ہے اور قرآن عظیم میں محمد ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمائے صفات بے کنتی ہیں، علامہ احمد خیب قطلانی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ سو صحیح فرمائے۔ سیرت شافیؒ تکمیل میں سو اور اضافہ کے اور میں
نے چھ سو اور طائے کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر جنس
میں جدا گاتہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض:۔ یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔
ارشاد:۔ ہاں۔

عرض:۔ ہر طبقہ اور ہر جس میں جدا گاتا نام ہوتا ہے ایسے لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص جگہ
ہے جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔
ارشاد:۔ یہ بھی ہے (اس بے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو
حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگر چنانچاری نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ
کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں گے جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہیے
اس کو کون ناقص کر سکتا ہے بہت سے آیتیں اب بھی رہ گئیں، مگر انہیں سوچتی نہیں، علی ہذا
القياس تورات و زبور میں۔

مؤلف:۔ ایک صاحب شاہجہان پور سے حاضر خدمت ہوئے انہوں نے عرض کی
میں نے سنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کے برابر فرماتے ہیں گرچہ کہ
بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے اسے
عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد:۔ اس کا فیصلہ قرآن عظیم میں فرمادیا "فَنَجْعَلُ لَفْتَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَلِبِيْنَ" جو
میرے عقائد میں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں



اس کا کچھ نام و نشان ہو تو کوئی دکھا دے۔ ہم اہل سنت کا سلسلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب (۱) عنایت فرمایا رب عز و جل فرماتا ہے۔ ”وَمَا هُوَ عَلَى
الْغَيْبِ بِضَيْقٍ“ یہ بھی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں، تفسیر معالم و تفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں، اور وہا بیہد دیوبندیوں کا یہ خیال ہے کہ کوئی غیب کا علم حضور کو نہیں۔ اپنے خاتمه (۲) کا بھی علم نہیں دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں بلکہ حضور کے لیے علم غیب کا ماننا شرک ہے اور شیطان کی وسعت علم نفس سے ثابت ہے اور اللہ کے دیے بھی حضور کو علم غیب حاصل نہیں ہو سکتا۔ برابری تو در کنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کروڑوں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے، کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے، اور وہ غیر متناہی، متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

عرض:- صدقہ کا جائزہ بلا ذمہ کیے کسی مصرف صدقہ کو دے دیا جائے تو جائزے نہیں؟

ارشاد:- اگر صدقہ واجب ہے اور وجوہ خاص ذنع کا ہے تو بے ذنع ادا نہ ہو گا مگر اس حالت میں کہ ذنع کے لیے وقت میں تھا جیسے قربانی کے لیے ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں بارہویں اور وہ وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق کیا جائے گا۔

عرض:- عقیقہ کا گوشت بچہ کے مال، باپ، نانا، نانی، دادا، دادی، ماموں، چھا وغیرہ

(۲) حضور کو محاذا اشدا پنے خاتر کا بھی علم نہیں اور دیوار کے بیچے کی بھی خبر نہیں، اور حضور کے لیے علم قیب ماننا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے اور شیطان کا علم وسیع ہے اپنے خاتر کا علم نہ ہونا دلی کے ایک دہانی نے کہا تھا باتی سب کفریات برائیں قاطعہ میں ہیں ۱۲۔

عرض:۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد:۔ حضور کا علم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن عظیم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمائے صفات بے کثیر ہیں، علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ سو جع فرمائے۔ سیرت شامی لئن تین سو اور اضافہ کیے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر ہر حسن میں جدا گانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض:۔ یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔

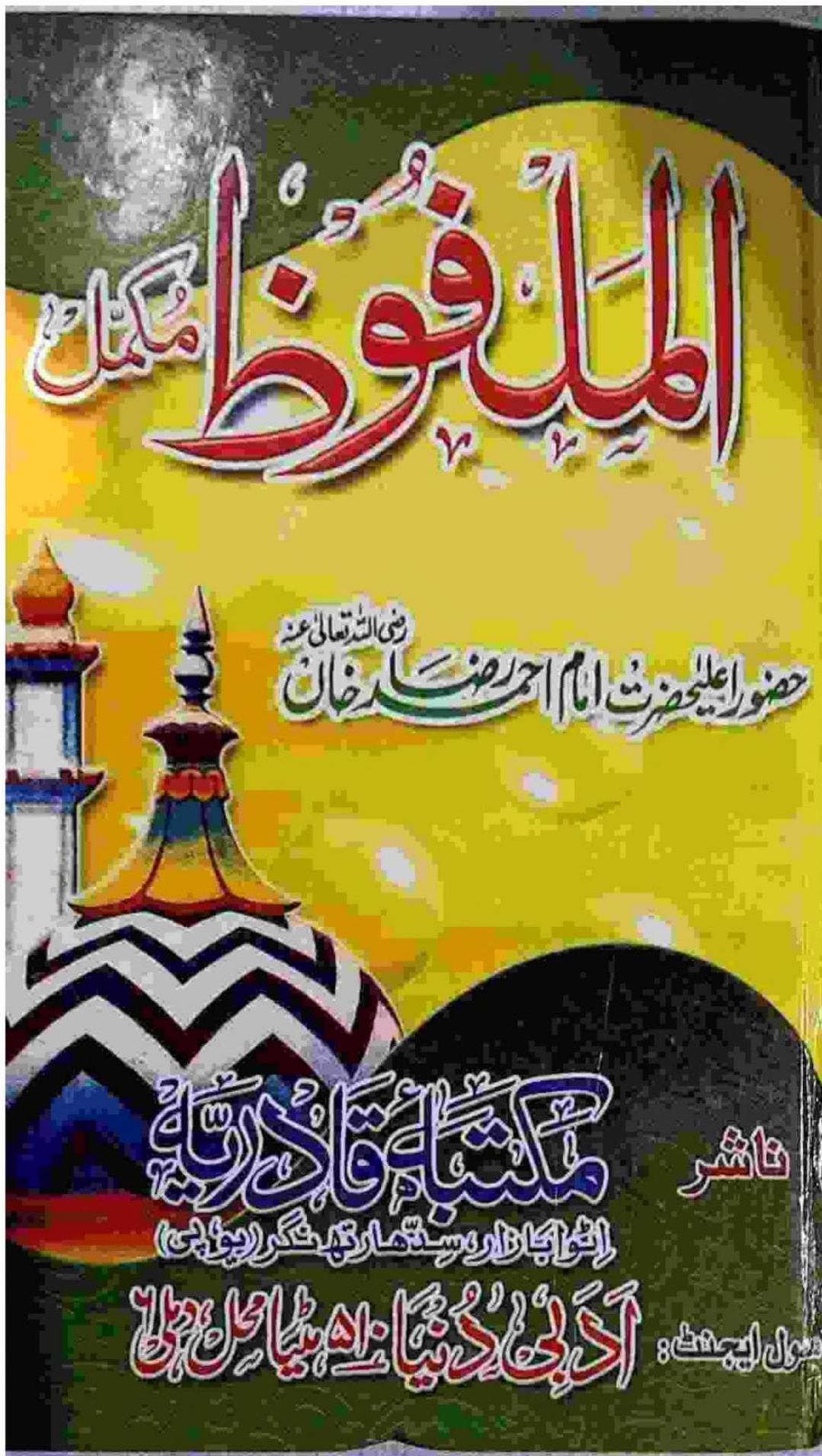
ارشاد:۔ ہاں۔

عرض:۔ ہر طبقہ اور ہر حسن میں جدا جدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے جس جگہ جس حفت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔

ارشاد:۔ یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگر چہ نصاری نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہے اس کو کون ناقص کر سکتا ہے بہت سے آیتیں اب بھی رہ گئیں، مگر انہیں سوچتی نہیں، علی ہذا القياس تورات و زیور میں۔

مؤلف:۔ ایک صاحب شاہجهہاں پور سے حاضر خدمت ہوئے انہوں نے عرض کی میں نے سنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کے برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے اسے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد:۔ اس کا فیصلہ قرآن عظیم میں فرمادیا "فَنَجْعَلُ لِغَنَمَةِ اللَّهِ عَلَى الْكَلْدَبِينَ" جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں



Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تفیر المدقع مبیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

سَمَّاَ لَهُ لَدَيْنَهُ الْغَيْبُ بِلَادَيْنِ إِلَّا اللَّهُ أَذْ
يَا سَارَتْ نَيْبَهُ خَلَكَ سَرَّاً كُنَّ نَهْنَ جَانَتْ
يَنْبَرَتْ بِهِ يَنْبَرَتْ قَالَهُبَتْ مَا لَهُ
كُوَسَ بِرَطْلَعَ نَكِيَّاً بِهِ

ہلک کہ، اگر تو حسرے میں علم عطا کیا جائے تو مسکونی نہیں کہا جائے

خُنوف زانی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں نیب کی فہریت ہے وہ علم زانی کی ہے، اس آیت کے پچھا آگے ہے۔ مَا مِنْ فَأَنْبَبَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ إِلَّا فِي كِتْبَنِي
جس سے معلوم ہوا کہ سریب درج محفوظیہ قرآن میں محفوظ ہے۔

نَادَى إِمَامُ فُرْيَى مَامِعْقَى وَلِلَّهِ لَا يَقْعُدُ
آیت لَدَيْنَهُ مَامِعْقَى وَلِلَّهِ لَا يَقْعُدُ
مِنْ فِي التَّحْوِلَتِ وَأَشْبَأَهُ دَلِيلَتْ مَمَّ أَشَّهَ
وَلِلَّهِ لَمَّا قَدْ عَلِمَ مَمَّ فِي الْجَوَابَتِ مَعْنَاهَا لَأَعْلَمُ
وَلِلَّهِ لَمَّا قَدْ عَلِمَ مَمَّ فِي الْجَوَابَتِ مَعْنَاهَا لَأَعْلَمُ
فَحَصَّلَتْ يَأْعَلَمُ مَالِ اللَّهِ كَإِسْتَقْلَالُهُ۔
امام ابن حجر کی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْآيَتِ صَوَّرْخِيَهُ الْمُؤْدَهُ
فِي فَتَنَاهَا فَقَالَ لَدَيْنَهُمْ ذَلِيلَتْ إِسْتَقْلَالُهُ
وَعِلْمَ لِحَاطَهُ يَكْنَلَ الْعِلْمُوْمَاتِ۔

شرح شفار خاتمی میں ہے: هذِهِ الْآيَتُ فِي
الْأَذْيَتِ الدَّالَّةِ عَلَى أَنَّهُ لَدَيْنَهُ الْغَيْبُ
إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ التَّقْرِيْبَ عَلَيْهِ مِنْ فَقَرَدَسْطَهُ أَمَّا
إِلْلَاهُهُ عَلَيْهِ يَأْعَلَمُ مَالِ اللَّهِ فَأَمَّا مَعْنَقُ۔
جاتا یا شاہستہ ہے۔

اگر اس آیت کے یہ حلبلب نہ ملتے جاہدین تر ممالکیں کے بھی مخلاف ہے کیونکہ جویں غیروں کا معلم

جعفر بن مفتی افتادار احمد خان محفوظ ہے۔

۴۸۴
۴۳

وَرَفَعَنَالَكَ دَكْنَهُ کَا ہے سَايِہ تَجَهِ پِر
بُولَ بِالاَسَبَبِ تَرَازَكَ ہے اُنْپَسَ تِيَارَ

الْمُحَمَّدَ کَهُ کِتَابُ لَاجِوَابُ نَافِعُ شَيْخُ وَشَابُ مَفِيدُ عَاقِلُ مَوْظُعُ غَافِلُ
مَنْخِبَهُ

جَاءَ حَوْرَهُقَ الْبَاطِلُ

فِي حِصْلَهُ مَسَالَ

(جلد اول)

اضافات جدیدہ و ضمیرہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عالم مختلف فیہ مسائل کا تبادلہ متفقانہ مدل فیصلہ کر دیا گیا ہے
مصنفہ

حضرت حکیم الامم مؤولنا المفتی الحاج احمد آر قان صاحب انجمنی باریونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ تجویز پاکستان

باہتمام

محمد اقبال خان عرب مصطفیٰ میان

ناشر: مفتی افتادار احمد خان لک نعیمی کتب خانہ ہجرت

مثیل سلیمان علیہ السلام کو تخت اور لڑائی کے لیے گھوڑے اور اونٹ، اور ہمارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیس پیدل چل کر لڑتے تھے۔ بہت ساری باتیں عرض حال ہے جس سے طول ہونے کا خیال ہے۔ تسلی بخش جواب بادلیل عنایت بھجئے اور وہ آیت مع ترجمہ جس سے کہ علم غیب معلوم ہوتا ہے اور حدیث شریف جس سے علم غیب پایا جاتا ہے اور وہ مثل حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی جو تہت لگائی گئی تھی اگر علم غیب ہوتا تو آپ کو کیوں خبر نہ ہوئی۔

سوال سوم: اگر کسی عورت کا خاوند شراب پیتا ہے اور شراب پی کر عورت سے جماع کرے تو اس عورت کو کیا کرنا چاہیے؟
سوال چہارم: اگر کوئی ہندو کوئی چیز میرے پاس نظر یا سامان رکھ گیا تو اس کو نہ دینا چاہیے، جائز ہے یا ناجائز؟ یا کوئی چیز بھول گیا تو میں نے اس کو اٹھایا تو دینا چاہیے یا نہیں؟ غرض ہندوؤں کا مال چوری دھوکا دے کر لینا جائز ہے یا نہیں؟

سوال پنجم: یہ جو مشہور ہے کہ عورت کو خواہش نفس مروے نوچے زیادہ ہے، اس کا پتہ شریعت سے چلتا ہے یا نہیں؟
سوال ششم: کنکھا و آڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟

سوال ہفتم: مولوی اشر فضیلی تھان بھومن والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال ہشتم: وہ کون کی باتیں ہیں جن کی وجہ سے کتاب تقویۃ الایمان خراب ہے؟

الجواب:

جواب سوال اول:

رندیوں کا ناقبے شک حرام ہے، اولیائے گرام کے عرسوں میں بستیہ جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے۔

جواب سوال دوم: علم غیب ذاتی کو اپنی ذات سے بے کسی کے دیے ہوئے اللہ عز و جل کے لیے خاص ہے اُن آنکھوں میں بھی معنی مراد ہیں کہ بے خدا کے دیے کوئی نہیں جان سکتا اور اللہ کے بتائے سے انبیاء کو معلوم ہونا ضروریاتِ دین سے ہے، قرآن مجید کی بہت آیتیں اس کے ثبوت میں ہیں، از احمد سورة جن میں فرماتا ہے:

الله ہے غیب کا جانے والا تو اپنے خاص غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سو اپنے پسندیدہ	"عَلَمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا هُنَّ الْمُتَعَلِّمُونَ
---	--

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور، پاکستان

پاکستان (۵۳۰۰۰)

شاگرد تھا کہ اس کو سکھانا چاہتا تھا۔ چوتھے یہ کہ جو کتاب پڑھائی وہ ناقص تھی۔ ان چار وجوہوں کے علاوہ کوئی اور وجہ ہو سکتی ہی نہیں یہاں سکھانے والا پروردگار سمجھتے۔ اے محبوب عالم غلیل اللہ۔ کیا سکھایا قرآن اور اپنے خاص علوم۔ ہتاو آیا رب تعالیٰ کامل استاد نہیں۔ یا رسول علیہ السلام لائق شاگرد نہیں۔ رب تعالیٰ کامل عطا فرمانے والا محبوب غلیل اللہ کامل لینے والے۔ قرآن کریم کامل کتاب الرَّحْمَنُ عَلَمُ الْقُرْآنَ وہی سب سے زیادہ مقبول بارگاہ۔ پھر علم ناقص کیوں۔

(۵) رب تعالیٰ نے ہر بات لوح محفوظ میں کیوں لکھی۔ لکھنا تو اپنی یادداشت کے لیے ہوتا ہے بھول نہ جائیں۔ یا دوسرے کے ہتھے کے لیے رب تعالیٰ تو بھول سے پاک لہذا اس نے دوسروں کے لیے ہی لکھا حضور غلیل اللہ تو دوسروں سے زیادہ محبوب لہذا و تحریر حضور غلیل اللہ کے لیے ہے۔

(۶) غمیوں کی غیب رب تعالیٰ کی ذات ہے کہ حضرت موسیٰ غلیل اللہ نے دیدار کی تمنا فرمائی تو فرمادیا گیا انْ تَرَكَنِيْ تَمْ بَهْمُ كُوْدَكِيْنَ سُكُونَ گے۔ جب محبوب غلیل اللہ نے رب ہی کو مراجع میں اپنی ان ظاہری مبارک آنکھوں سے دیکھ لیا۔ تو عالم کیا چیز ہے جو آپ سے چھپ سکے۔

جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروزہں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
دیدار اُبُنی کی بحث ہماری کتاب شان جبیب الرحمن میں دیکھو۔ مرقاۃ شرح مکلوۃ الایمان بالقدر فصل اول کے آخر میں ہے۔

كَمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فِي الدُّنْيَا لَا نُقْلَابَهُ نُورًا۔
”حضور غلیل اللہ نے دنیا میں رب کو دیکھا۔ کیونکہ خود نور ہو گئے تھے۔“

(۷) شیطان دنیا کا گمراہ کرنے والا ہے اور نبی مسیح دنیا کے ہادی۔ گویا شیطان و بائی ہماری ہے اور نبی غلیل اللہ طبیب مطلق۔ رب تعالیٰ نے شیطان کو گمراہ کرنے کے لیے اتنا وسیع علم دیا کہ دنیا کا کوئی شخص اس کی نگاہ سے غائب نہیں۔ پھر اسے یہ بھی خبر ہے کہ کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ کون نہیں۔ اور جو گمراہ ہو سکتا ہے وہ کس حیلہ سے۔ ایسے ہی وہ ہر دین کے ہر مسئلہ سے خبردار ہے اس لیے ہر نگی سے روکتا ہے۔ ہر بائی کرتا ہے۔

اس نے رب تعالیٰ سے عرض کیا تھا لَا ”غُوَنِهِمْ أَجْمَعِينَ لَا إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلَصُّينَ“ (پارہ ۱۳ سورۃ ۱۵ آیت ۳۹، ۴۰) جب گمراہ کرنے والے کو اتنا علم دیا گیا۔ تو ضروری ہے کہ دنیا کے طبیب مطلق مسیح دنیا ہدایت دینے کے لئے اس سے کہیں زیادہ علم والے ہوں کہ آپ ہر شخص کو اس کی استعداد کو اس کے علاج کو جانیں۔ ورنہ ہدایت کھلنے ہو گی۔ اور رب تعالیٰ پر اعتراض پڑے گا کہ اس نے گمراہ کرنے والے کو قوی کیا اور ہادی کو کمزور رکھا۔ لہذا گمراہی تو کامل رہتی اور ہدایت ناقص۔

(۸) رب تعالیٰ نے حضور مسیح موعود کو نبی کے خطاب سے پکارا یا یہا النبی اور نبی کے معنی ہیں۔ خبر دینے والا۔ اگر اس خبر سے صرف دین کی خبر مراد ہو تو ہر مولوی نبی ہے اور اگر دنیا کے واقعات مراد ہوں تو ہر اخبار۔ ریت یو خط تاریخیتے والا نبی ہو جاوے۔ معلوم ہوا کہ نبی میں نبھی خبریں معتبر ہیں یعنی فرشتوں کی اور عرش کی خبر دینے والا جہاں تاریخ اخبار کام نہ آسکیں۔ دنی کا علم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کے معنی میں داخل ہے۔